روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 23 فروری 2015ء 3 جمادی الاول 1436 ہجری 23 تبلیغ 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 44

صاحبِ قرآن کا کردار

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جس شخص نے قرآن کریم پڑھا اس نے گویا نبوت کے درجات کو اپنے دل اور سینے میں بھر لیا اگرچہ اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی۔ پس صاحب قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ غصہ کرنے والے کے ساتھ غصہ کرے اور نہ ہی یہ مناسب ہے کہ وہ جہالت سے پیش آنے والے کے ساتھ جہالت سے پیش آئے جبکہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا کلام موجود ہے۔

(شعب الایمان التاسع عشر باب فی تعظیم القرآن، فصل فی التکثر بالقرآن والفرح بہ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''سورۃ فاتحہ کے بہت سے نام ہیں جن میں سے پہلا نام فاتحۃ الکتاب ہے اور اس کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ قرآن مجید اسی سورت سے شروع ہوتا ہے۔ نماز میں بھی پہلے یہی سورۃ پڑھی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ سے جو رب الارباب ہے دعا کرتے وقت اسی (سورۃ) سے ابتداء کی جاتی ہے اور میرے نزدیک اس سورۃ کو فاتحہ اس لیے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کو قرآن کریم کے مضامین کے لئے حَکَمْ قرار دیا ہے اور جو اخبار غیبیہ اور حقائق و معارف قرآن مجید میں احسان کرنے والے خدا کی طرف سے بیان کیے گئے ہیں وہ سب اس میں بھر دیے گئے ہیں اور جن امور کا انسان کو مبدء و معاد (دنیا و آخرت) کے سلسلہ میں جاننا ضروری ہے، وہ سب اس میں موجود ہیں۔ مثلاً وجود باری، ضرورتِ نبوّت اور مومن بندوں میں سلسلہ خلافت کے قیام پر استدلال اور اس سورۃ کی سب سے بڑی اور اہم خبر یہ ہے کہ یہ سورۃ مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ کی بشارت دیتی ہے۔''

''سورۃ فاتحہ کے اور نام بھی ہیں جن میں سے ایک سورۃ الحمد بھی ہے، کیونکہ یہ سورۃ ہمارے ربّ اعلیٰ کی حمد سے شروع ہوتی ہے۔''

''سورۃ فاتحہ کا ایک نام اُم القرآن بھی ہے کیونکہ وہ تمام قرآنی مطالب پر احسن پیرایہ میں حاوی ہے اور اس نے سِیپ کی طرح قرآن کریم کے جواہرات اور موتیوں کو اپنے اندر لیا ہوا ہے اور یہ سورۃ علم و عرفان کے پرندوں کے لیے گھونسلوں کی مانند بن گئی ہے۔ یاد رہے کہ قرآن کریم میں انسانوں کی رہنمائی کے لیے چار مضامین بیان کیے گئے ہیں 1۔ علم مبدء 2۔ علم معاد 3۔ علم نبوت 4۔ علم توحید ذات و صفات۔ اور لاریب یہ چاروں علوم سورۃ فاتحہ میں موجود ہیں''

''اس سورۃ کا نام اُم الکتاب رکھنے کی یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ امور روحانیہ کے بارہ میں اس میں کامل تعلیم موجود ہے، کیونکہ سالکوں کا سلوک اُس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک کہ اُن کے دلوں پر ربوبیت کی عزت اور عبودیت کی ذلّت غالب نہ آجائے۔''

فرمایا ''اس سورۃ کے ناموں میں سے ایک نام السبعُ المثانی ہے اور اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس سورۃ کے دو حصّے ہیں، اس کا ایک حصّہ بندہ کی طرف سے خدا کی ثناء اور دوسرا نصف فانی انسان کے لیے خدا تعالیٰ کی عطا اور بخشش پر مشتمل ہے''

فرمایا ''احادیث میں اس سورۃ کے اور بھی کئی نام مذکور ہیں لیکن تیرے لیے اس قدر بیان کافی ہے کہ یہ الٰہی اَسرار کا خزانہ ہے۔''

''اس سورت کی آیات کا سات کی تعداد میں مُنْحَصَر ہونا مبدء و معاد کے زمانہ کی طرف اشارہ ہے میری مراد یہ ہے کہ اس کی سات آیات دنیا کی عمر کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ وہ سات ہزار سال ہے اور ہر آیت ہزار سال کی کیفیت پر دلالت کرتی ہے اور یہ کہ آخری ہزار سال گمراہی میں بڑھ کر ہوگا اور یہ مقام اسی طرح اظہار کا مُقْتَضِیُ تھا جس طرح یہ سورۃ شروع دنیا سے لے کر آخرت تک کے ذکر کی کفیل ہے۔''

(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 1 تا 6)

وقف زندگی کا اجر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح (دین حق) کی زندگی کیلئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے، بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش (۔) کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فلہ اجرہ ...... (البقرۃ:113) اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 369)

واقفین نو اور دیگر مخلص نوجوان لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے تیار کریں۔ امسال داخلے حسب معمول میٹرک اور ایف اے کے امتحانات کے بعد ہوں گے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

☆............☆............☆

عطیہ کتب

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اپنے تعلیمی ادارہ جات کے کتب خانوں کے لئے ناولز، افسانے، شاعری اور کہانیوں وغیرہ کی کتب ہر دو زبانوں انگریزی اور اردو میں درکار ہیں۔ ایسے تمام خواتین و حضرات جو نظارت تعلیم کو کتب عطیہ کرنا چاہیں، یا ایسے خواتین و حضرات جن کے ذخیرہ میں ایسی کتب موجود ہوں، اور وہ چاہیں کہ دوسرے احباب ان سے فائدہ اٹھا سکیں ان سے گزارش ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لیتے ہوئے نظارت ہذا سے رابطہ کریں۔

رابطہ نمبر: 0333-6716118,047-6215448

Email:urdu@nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

عبد شکور بننے کے لئے دینی تعلیم

دنیا کے ہر ملک اور کونے میں قومی و مذہبی و ثقافتی تہوار منائے جاتے ہیں جو کہ اُن کی روایات کو زندہ رکھنے کے لئے بہت ضروری ہوتے ہیں۔ امریکہ میں بھی ایسا ہی رواج ہے بلکہ ایک قومی تہوار کا نام Thanks Giving ہے لوگ اس کا انتظار بھی کرتے ہیں اور اپنے دوستوں، عزیزوں اور رشتہ داروں کو ملنے کے لئے سفر بھی اختیار کرتے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق قریباً ہر سال 42 ملین لوگ اس قومی تہوار کو منانے کے لئے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو ملنے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں بعض کو کوفت بھی اٹھانی پڑتی ہے مگر جاتے ہیں اور تہوار مناتے ہیں۔

تو بات شکر کی ہے۔ شکر کرنا ایک بہت بڑا خلق ہے۔ ہمیں سال میں ایک دفعہ نہیں بلکہ ہر سانس پر خدا تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہئے۔ ہر نعمت پر شکر گزار بننا چاہئے، ہر نیکی کے بجالانے پر اور اگر کسی دوسرے نے آپ کے لئے کوئی نیکی کا کام کیا ہے اس کے لئے بھی دل میں شکر گزاری کے جذبات ہونے چاہئیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

لئن شکرتم لازیدنکم۔ اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں اپنے انعامات کی مزید بارش تم پر کروں گا۔

آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا کہ اگر تم بندوں کے شکر گزار نہیں بن سکتے تو پھر تم سے خداوند تعالیٰ کی بھی شکر گزاری نہیں ہوگی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں یوں بیان فرمایا ہے کہ ''وہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا شکر گزار تھا۔''
(النحل:122)

حضرت نوحؑ کے بارے میں فرمایا ''وہ یقیناً شکر گزار بندہ تھا'' (بنی اسرائیل:4)

اس کا یہ مطلب نہیں کہ دو نبی ہی شکر گزار تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں کی صفات اور اخلاق کو اپنے اندر لئے ہوئے تھے اسی لئے تو آپ خاتم النبیین ہوئے۔ یعنی تمام اخلاق کی انتہا آپ کی ذات میں پائی جاتی تھیں۔ گویا کہ ان سب پر آپؐ نے اپنے نمونوں کی مہر لگادی اور اب یہی نمونے ہیں جو رہتی دنیا تک قائم رہنے والے ہیں۔ پس یہ سب سے بڑی سند ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

آیئے ہم آنحضرت ﷺ کے اسوہ مبارک کو دیکھتے ہیں کہ نعماء کے ملنے پر آپ کس طرح اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنتے تھے۔ قرآن کریم میں ویسے بھی شکر گزاری کے لئے ایک عمدہ نسخہ بیان ہوا ہے کہ کس طرح شکر گزاری کرنی چاہئے۔ فرماتا ہے۔

کہ خدا کی عبادت کرو اس طرح تم اس کے شکر گزار بندوں میں شمار کئے جاؤ گے۔ عبادت کے ایک اہم معانی نماز باجماعت کے قیام کے ہیں اور دوسرے معانی یہ ہیں کہ انسان ہر حالت میں خدا کو مقدم رکھے اور ہر کام جس کے کرنے کا رب العزت نے حکم دیا ہے بجالائے وہ اس کی عبادت ہی شمار ہوگا۔

آپ ﷺ ہر لحہ اور ہر وقت اس کوشش اور اس تلاش میں رہتے تھے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے چنانچہ آپ اس کے لئے دعا بھی فرماتے تھے۔

''اے میرے اللہ تو مجھے اپنا شکر بجالانے والا اور بکثرت ذکر کرنے والا بنادے''۔
(ابو داؤد کتاب الوتر)

روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ جب بھی کوئی چیز کھاتے یا پیتے تو اس کے بعد یوں شکر ادا کیا کرتے تھے۔

''سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا''۔
(ابوداؤد کتاب الاطعمہ)

اور کھانے میں یہ بھی نہیں کہ کوئی بڑے اعلیٰ مرغن قسم کے کھانے کھایا کرتے تھے۔ بلکہ نہایت سادہ غذا بھی اور بڑے شکر کے جذبے سے ہر چیز کھاتے تھے۔ اور اکثر تو یہ ہوتا تھا کہ سرکہ سے یا پانی کے ساتھ ہی روٹی تناول فرمایا کرتے تھے اور اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کیا کرتے تھے۔

آپؐ جب نیا کپڑا پہنتے پھر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے اور ان کپڑوں کے بداثرات سے بچنے کی دعا مانگتے۔ بعض دفعہ کپڑوں کے میٹریل سے انسان کو الرجی بھی ہو جاتی ہے تو آپ نے کپڑے کے بداثرات سے بچنے کی دعا بھی کی اور سکھائی۔ بعض اوقات لوگ اعلیٰ قسم کے جوڑے اور سوٹ سلواتے ہیں آپ نے امت کو سبق سکھانے کے لئے دعا کی کہ اس کے شر سے بھی محفوظ رکھنا کہ کسی قسم کا تکبر بھی پیدا نہ ہو۔

سونے کے وقت اور جاگنے کے وقت بھی دعا کرتے۔ غرضیکہ زندگی کا کوئی پہلو بھی ایسا نہ تھا جس میں آپؐ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے دعا نہ مانگتے ہوں۔ حتیٰ کہ رفع حاجت کے لئے جاتے وقت دعا کرتے اور واپسی پر شکر کے جذبات ہوتے۔ آپؐ سب سے بڑے عبد کامل تھے۔ خدا تعالیٰ کی عبادت میں آپؐ نے اپنی زندگی کا ہر لحہ بسر کیا اور اس آیت کریمہ کے حقیقی مصداق بنے۔ کہ اے رسول ''تو کہہ دے یقیناً میری نماز میری ہر قسم کی قربانیاں اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ کے لئے ہے۔''

نماز تہجد میں اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ کھڑے کھڑے پاؤں سوج جاتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے یہ کیفیت دیکھی تو عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ آپ کے سارے گناہ بخشے گئے ہیں۔ پہلے بھی اور بعد کے بھی۔ تو اب بھی اتنا لمبا قیام فرماتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں خدا کا عبد شکور نہ بنوں جس نے مجھ پر اتنا احسان کیا ہے۔ کیا میں اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے کھڑا نہ ہوا کروں۔''
(بخاری کتاب التفسیر سورة الفتح)

حضرت عائشہؓ ہی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور بستر پر لیٹے۔ پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا آج کی رات تو مجھے اجازت دیتی ہے کہ اپنے رب کی عبادت کرلوں۔ میں نے کہا خدا کی قسم مجھے تو آپ کی خواہش کا احترام ہے اور آپ کا قرب پسند ہے۔ میری طرف سے آپ کو اجازت ہے۔ تب آپ اٹھے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور نماز میں اس قدر روئے کہ آنسو آپ کے سینہ پر گرنے لگے پھر فجر کی نماز کے لئے حضرت بلالؓ آئے انہوں نے بھی آپؐ کو گریہ وزاری کرتے دیکھا تو وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ اتنا کیوں روتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ اور آئندہ ہونے والے سب گناہ بخش چکا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

پھر تاریخ میں ہمیں آپؐ کی احسان مندی اور شکر گزاری کی ایک اور اعلیٰ مثال یوں ملتی ہے کہ جب مسلمانوں پر مکہ میں طرح طرح کے مصائب ڈھائے گئے تو انہوں نے خدا تعالیٰ کے اذن سے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ مسلمان ادھر چلے گئے اس وقت شاہ حبشہ نے ان کو اپنے ملک میں پناہ دی۔ رسول کریم ﷺ نے اس بادشاہ نجاشی کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھا اور ہر موقعہ پر آپ نے اس احسان کی شکر گزاری کا اظہار اپنے عمل سے، اپنے قول سے، یا اپنی باتوں سے کیا۔ چنانچہ جب نجاشی کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول کریم ﷺ ان کے استقبال کے لئے خود کھڑے ہوئے اور آپؐ کے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کافی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ ہمارے ساتھیوں کے ساتھ بڑے اخلاق سے پیش آئے تھے۔ بڑی عزت کی تھی اور ان کو اپنے پاس رکھا تھا تو میں پسند کرتا ہوں کہ ان کے اس احسان کا بدلہ خود اتاروں۔''
(السیرة الحلبیہ)

پھر ایک اور خادم کی خدمت پر اس کو دعا دینے کا واقعہ یوں ملتا ہے۔ حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ بیت الخلا گئے تو میں نے آپؐ کے لئے پانی رکھا آپؐ نے پوچھا یہ کس نے رکھا ہے۔ آپ کو بتایا گیا کہ ابن عباس نے تو آپؐ نے ان کے لئے دعا کی کہ

''اے اللہ۔ اس کو دین میں سمجھ بوجھ عطا کر!''

دیکھیں تھوڑی سی خدمت پر آپ نے کتنی جامع دعا دی۔

جب کبھی آپ کو خوشی کی خبر ملتی تو بھی خدا کا شکر ادا فرماتے اور دعا کرتے کہ تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس کی نعمت سے تمام نیکیاں کمال کو پہنچتی ہیں اور جب کوئی ایسا معاملہ پیش آتا جسے آپؐ ناپسند فرماتے تو دعا کرتے ''میں ہر حال میں اللہ کی حمد کرتا ہوں۔'' (کنزل العمال)

چھوٹی سے چھوٹی نعمت پر بھی اللہ کا شکر اور تعریف اور حمد فرماتے۔ حضرت انس بن مالک کی روایت ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب کبھی کوئی بندہ کھانے کا لقمہ کھائے تو اس پر اللہ کی حمد بیان کرے اور جب پانی کا گھونٹ پئے تب بھی اس پر اللہ کی حمد بیان کرے، یعنی چھوٹی سے چھوٹی نعمت پر بھی اللہ کی حمد اور شکر کرنا چاہیے اور یہی شکر کے جذبات آپ اپنی امت کے ہر فرد میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔

حضرت معاذ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا۔ اے معاذ بخدا میں تم سے محبت کرتا ہوں اور اے معاذ میری تمہیں یہ نصیحت ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا کرنا کبھی نہ بھولنا کہ

''اللّٰھم اعنی علیٰ ذکرک و شکرک و حسن عبادتک'' (ابو داؤد کتاب الوتر)

اے اللہ مجھے توفیق بخش کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور احسن رنگ میں تیری عبادت کروں۔

آپؐ نے یہ بھی نصیحت فرمائی جو چھوٹی بات پر شکر ادا نہیں کرتا وہ بڑی نعمت پر بھی شکر ادا نہیں کرسکتا اور جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرسکتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا اور نعماء الٰہیہ کا ذکر کرتے رہنا شکر گزاری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں شکر گزار بندہ بنائے آمین۔

آسمان کی زمین کے ساتھ کُشتی کا زمانہ

26/اپریل 1906ء کو حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

''یہ دن ایسے ہیں کہ گویا آسمان کی زمین کے ساتھ کُشتی ہے بالکل غیر معمولی دن ہیں اور غیر معمولی واقعات ہر طرف سے پیش آرہے ہیں اور اپنے غیر معمولی ہونے میں روز بروز بڑھتے جاتے ہیں کہیں زلازل ہیں کہیں طوفان آرہے ہیں۔ کہیں لڑائیوں میں مخلوق ماری جاتی ہے کہیں طوفان سے لوگ تباہ ہو رہے ہیں کہیں آگ لگ رہی ہے مگر افسوس کہ لوگ ان سب باتوں کو معمولی سمجھ کر اپنی غفلت میں حسب معمول سوئے ہوئے ہیں اور کچھ فکر نہیں کرتے خدا تعالیٰ کا منشا اور ہے اور لوگوں کے ارادے کچھ اور ہیں.......... اللہ تعالیٰ کثرت اور تعداد کے رعب میں نہیں آتا .... دیکھو حضرت نوحؑ کے وقت کس قدر مخلوق غرق آب ہوئی اور اس کے مقابل جو لوگ بچ گئے ان کی تعداد کس قدر تھی۔

(ملفوظات جلد5 ص19 تا20)

مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب

مہمان نوازی انبیاء کرام کا اسوہ عظیم ہے

جو شخص مہمان کی خدمت کرتا ہے وہ احسان نہیں اپنا فرض ادا کرتا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

اور وہ کھانے کو، اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے، مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ ہم تمہیں محض اللہ کی رضا کی خاطر کھلا رہے ہیں۔ ہم ہرگز نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کوئی شکریہ۔ (الدھر:10,9)

اور یقیناً ابراہیم کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے سلام کہا اس نے بھی کہا سلام اور ذرا دیر نہ کی کہ ان کے پاس ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔ (ہود:70)

احادیث رسولﷺ

ابوالخیر نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کی کہ کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کون سا عمل اسلام میں سب سے بہتر ہے؟

آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلائے اور سلامتی کی دعا دے۔ اسے بھی جسے تو جانتا ہے اور اسے بھی جسے تو نہیں جانتا۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب افشاء السلام)

حضرت ابو شریح الکعبیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے اور ایک دن رات سے تین دن رات تک اسے مہمان رکھے۔ اگر اس سے زائد عرصہ مہمان اس کے پاس ٹھہرتا ہے اور وہ اس کی مہمان نوازی کرتا ہے۔ تو یہ اس کی طرف سے صدقہ اور نیکی کی بات ہوتی ہے اور مہمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ بلا اجازت اس کے ہاں ٹھہرا رہے اور میزبان کو تکلیف میں ڈالے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا۔ اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خاطر مدارت کا انتظام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو۔ پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپ تھپا کر اور بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا۔ چراغ جلایا بچوں کو (بھوکا ہی) سُلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا۔ اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹخارے لیتے رہے تا کہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو رہے۔ صبح جب وہ انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسا۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب ویؤثرون علی انفسھم)

حضرت ابو شریح خزاعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اپنے ہمسایہ سے حسن سلوک کرے اور جو شخص اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی خاطر داری کرے اور جو شخص اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک کافر رسول اللہ ﷺ کا مہمان ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے بکریوں کا دودھ نکلوایا وہ یکے بعد دیگرے سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ دوسرے دن وہ کافر مسلمان ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے واسطے ایک بکری کا دودھ نکلوایا۔ اس نے وہ پی لیا۔ پھر دوسری بکری کا دودھ نکلوایا۔ تو وہ سارا نہ پی سکا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کفایت وقناعت کی وجہ سے اتنا پیتا ہے کہ ایک انتڑی میں سما سکے اور کافر حرص کی وجہ سے اتنا کچھ پی جاتا ہے کہ سات انتڑیوں میں سمائے۔

(ترمذی ابواب الاطعمہ باب ان المؤمن یاکل فی معی واحد)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا نجات اور بچاؤ کی بہترین راہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اپنی زبان کو روک کر رکھو۔ اپنا گھر مہمانوں کے لئے کھلا رکھو۔ اور اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر خدا کے حضور رویا کرو۔

(ترمذی ابواب الزھد باب ماجاء فی حفظ اللسان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری سنت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میزبان اعزاز وتکریم کے ارادہ سے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک الوداع کہنے آئے۔

(ابن ماجہ کتاب الاطعمہ باب الضیافۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلام کو پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور بھائی بھائی بن جاؤ جیسے اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ فاصبحتم بنعمته اخواناً۔

(ابن ماجہ کتاب الاطعمہ باب اطعام الطعام)

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بھلائی (خیر و برکت) اس گھر میں جلدی آئے گی۔ جس میں مہمان آتے رہتے ہیں۔

(ابن ماجہ کتاب الاطعمہ باب الضیافۃ)

حضرت ابوکریمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک رات کی مہمان نوازی کرنا ہر مسلمان پر حق ہے۔ (یعنی فرض ہے) جو مہمان کسی مسلمان کے گھر میں اُترے تو ایک دن کی مہمان نوازی گویا اس کا فرض ہے۔ وہ چاہے تو وصول کرے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

(ابوداؤد کتاب الاطعمہ باب من الضیافۃ)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کی پیاس پانی کے ایک گھونٹ سے بجھائے قیامت کے دن اللہ اسے الرحیق المختوم سے پلائے گا۔ جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو برہنگی کی حالت میں کپڑے پہنائے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز لباس پہنائے گا۔

(مسند احمد بن حنبل مسند ابی سعید خدری حدیث نمبر 11117)

ارشادات حضرت مسیح موعود

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ زیارت کرنے والے کا تیرے پر حق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر مہمان کو ذرا سا بھی رنج ہو تو وہ معصیت میں داخل ہے۔ (ملفوظات جلد3 صفحہ 80)

آپؑ نے منتظم مہمان باورچی خانہ کو تاکید کی کہ آج کل موسم بھی خراب ہے اور جس قدر لوگ آئے ہوئے ہیں یہ سب مہمان ہیں اور مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔ اس لئے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو۔ اگر کوئی دودھ مانگے دودھ دو۔ چائے مانگے۔ چائے دو اور کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اسے پکادو۔ (ملفوظات جلد3 صفحہ 415)

حضرت مسیح موعود نے سیّد حبیب اللہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا۔ مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے۔ جو تکلیف اُٹھا کر آیا ہے۔ اس واسطے میں اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آ گیا ہوں۔ (ملفوظات جلد5 صفحہ 163)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی۔ اس لئے مجبوری علیحدہ ہوئی ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد5 صفحہ 407-406)

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے بیان کرتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود بیت الفکر میں (بیت مبارک کے ساتھ والا حجرہ جو حضرت صاحب کے مکان کا حصہ ہے) لیٹے ہوئے تھے۔ اور میں پاؤں دبا رہا تھا کہ حجرہ کی کھڑکی پر لالہ شرم پت یا شاید لالہ ملاوامل نے دستک دی۔ میں اُٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا مگر حضرت صاحب نے بڑی جلدی اٹھ کر تیزی سے جا کر مجھ سے پہلے زنجیر کھول دی اور پھر اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئے اور فرمایا آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔

(سیرۃ المہدی جلد اوّل صفحہ 65)

حضرت میاں صاحب بیان کرتے ہیں کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ

مولوی محمد علی صاحب ایم اے حضرت مسیح موعود کے مکان کے ایک حصہ میں بالا خانہ میں رہا کرتے تھے اور جب تک ان کی شادی اور خانہ داری کا انتظام نہیں ہوا حضرت صاحب خود ان کے لئے صبح کے وقت گلاس میں دودھ ڈال کر اور پھر اس میں مصری حل کر کے خاص اہتمام سے بھجوایا کرتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کو مہمانوں کی بہت خاطر منظور ہوتی تھی اور پھر جو لوگ دینی مشاغل میں مصروف ہوں ان کو تو آپ بڑی قدر اور محبت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

(سیرۃ المہدی جلد اوّل صفحہ 344)

سیٹھی غلام نبی صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں بمع اہل وعیال قادیان آیا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کے مکان میں رہتا تھا۔ قریباً بارہ بجے رات کا وقت ہوگا کہ کسی نے دستک دی۔ میں جب باہر آیا تو دیکھا کہ حضور ایک ہاتھ میں لوٹا اور گلاس اور ایک ہاتھ میں لیمپ لئے کھڑے ہیں۔ فرمانے لگے کہ کہیں سے دودھ آ گیا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ بھائی صاحب کو بھی دے آؤں سبحان اللہ کیا اخلاق تھے۔ (سیرۃ المہدی جلد اوّل صفحہ 770)

حضرت میاں صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے

بیان کیا کہ ایک دفعہ دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آکر انہوں نے خادمان مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے بستر اُتارے جائیں اور سامان لایا جائے۔ چارپائی بچھائی جائے۔ خادمان نے کہا کہ آپ خود اپنا اسباب اتروائیں۔ چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔ دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہوگئے اور فوراً یکّہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہوگئے۔ میں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے۔ جانے بھی دو ایسے جلد بازوں کو۔ حضرت مسیح موعود کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا مشکل ہوگیا۔ حضور ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے۔ چند خدام بھی ہمراہ تھے میں بھی ساتھ تھا۔ نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضور کو آتا دیکھ کر وہ یکّہ سے اتر پڑے اور حضور نے انہیں واپس چلنے کے لئے فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا۔ چنانچہ وہ واپس آئے۔ حضور نے یکّہ میں سوار ہونے کے لئے انہیں فرمایا کہ میں ساتھ ساتھ چلتا ہوں۔ مگر وہ شرمندہ تھے اور وہ سوار نہ ہوئے۔ اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے۔ حضور نے خود ان کے بستر اُتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مگر خدام نے اُتار لیا۔ حضور نے اُسی وقت دو نواڑی پلنگ منگوائے اور ان پر ان کے بستر کروائے اور ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے اور خود ہی فرمایا کیونکہ اس طرف چاول کھائے جاتے ہیں اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا۔ غرضیکہ ان کی تمام ضروریات اپنے سامنے پیش فرمائیں اور جب تک کھانا نہ آیا وہیں ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے۔ راستہ کی تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہوا۔ یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب میں منزل پر پہنچ گیا۔ اگر یہاں آکر بھی اس کو وہی تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دل شکنی ہوگی۔ ہمارے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اس کے بعد جب تک وہ مہمان ٹھہرے رہے۔ حضور کا یہ معمول تھا کہ روزانہ ایک گھنٹہ کے قریب ان کے پاس آکر بیٹھتے اور تقریر وغیرہ فرماتے۔ جب وہ واپس ہوئے تو صبح کا وقت تھا۔ حضور نے دو گلاس دودھ کے منگوائے اور انہیں فرمایا یہ پی لیجئے اور نہر تک انہیں چھوڑنے کے لئے ساتھ گئے۔ راستہ میں گھڑی گھڑی ان سے فرماتے رہے کہ آپ تو مسافر ہیں۔ آپ یکے میں سوار ہو لیں۔ مگر وہ سوار نہ ہوئے۔ نہر پر پہنچ کر انہیں سوار کرا کے حضور واپس تشریف لائے۔

(سیرۃ المہدی جلد دوم صفحہ 56-57)

حضرت میاں صاحب لکھتے ہیں کہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ 1903ء میں قادیان سالانہ جلسہ پر آئی۔ حضور مجھ سے باتیں کرتے تھے کہ اتنے میں میر ناصر نواب صاحب (اس وقت وہ لنگر خانہ کے افسر اعلیٰ تھے) آئے اور فرمایا۔ حضرت مہمان تو کثرت سے آگئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے اب کے دیوالہ نکل جائے گا۔ حضور کا چہرہ مبارک سُرخ ہوگیا اور لیٹے لیٹے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا ''میر صاحب! آپ نے کیا کہا؟ آپ کو نہیں معلوم کہ مومن کا کبھی دیوالہ نہیں نکلتا جو آتا ہے وہ اپنی قسمت ساتھ لاتا ہے۔ جب جاتا ہے تو برکت چھوڑ کر جاتا ہے۔ یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ دیوالہ نکل جائے گا۔ پھر ایسی بات نہ کریں۔'' میر صاحب سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے۔

(سیرۃ المہدی جلد دوم صفحہ 190 - 191)

حضرت مسیح موعود نے فرمایا رات اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ لنگر خانہ میں رات کو ریا کیا گیا ہے۔ فرمایا اب جو لنگر خانہ میں کام کررہے ہیں ان کو علیحدہ کرکے قادیان سے چھ ماہ تک نکال دیں اور ایسے شخص مقرر کئے جائیں جو نیک فطرت اور صالح ہوں۔

حضرت میاں اللہ دتہ صاحب بتاتے ہیں کہ یہ عید کا موقعہ تھا۔ لنگر خانہ میں خاص و عام میں تمیز کی گئی۔ میرے دل میں بدگمانی پیدا ہوئی صبح جب حضور نے یہ الہام سنایا تو وسوسہ جاتا رہا۔

(تذکرہ صفحہ 689)

ارشادات خلفاء

سیّدنا حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ ...... اور کھانا دینے میں دلیر ہوتے ہیں۔ مسکینوں یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ قرآن کریم میں لباس اور مکان دینے کی تاکید نہیں آئی جس قدر کھانا کھلانے کی آئی ہے۔ ان لوگوں کو خدا نے کافر کہا ہے۔ جو بھوکے کو کہہ دیتے ہیں کہ میاں تم کو خدا ہی دے دیتا اگر دینا منظور ہوتا۔ قرآن کریم کے دل سورۃ یٰسین میں ایسا لکھا ہے ...... آج کل چونکہ قحط ہو رہا ہے۔ انسان اس نصیحت کو یاد رکھے اور دوسرے بھوکوں کی خبر لینے کو بقدر وسعت تیار رہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے یتیموں، مسکینوں اور پابند بلا کو کھانا دیتا رہے۔ مگر صرف اللہ کے لئے دے۔ یہ تو جسمانی کھانا ہے روحانی کھانا ایمان کی باتیں۔ اور رضاء الٰہی اور قرب کی باتیں یہاں تک کہ مکالمہ الٰہیہ تک پہنچا دینا اسی رنگ میں رنگین ہوتا ہے یہ بھی طعام ہے۔

وہ جسم کی غذا ہے یہ روح کی غذا۔

منشاء یہ ہو کہ اس لئے کھانا پہنچاتے ہیں کہ...... کہ ہم اپنے رب سے ایک دن سے جو عبوس اور قمطریر ہے۔ ڈرتے ہیں (عبوس تنگی کو کہتے ہیں قمطریر دراز) یعنی قیامت کا دن تنگی کا ہوگا اور لمبا ہوگا۔ بھوکوں کی مدد کرنے سے خدا تعالیٰ قحط کی تنگی اور درازی سے بھی نجات دے دیتا ہے۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے...... خدا تعالیٰ اس دن کے شر سے بچا لیتا ہے۔ اور یہ بچانا بھی سرور اور تازگی سے ہوتا ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ یاد رکھو آج کل کے ایام میں مسکینوں اور بھوکوں کی مدد کرنے سے قحط سالی کے ایام کی تنگیوں سے بچ جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ مجھ کو اور تم کو توفیق دے کہ جس طرح ظاہری عزتوں کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ابد الآباد کی عزت اور راحت کی بھی کوشش کریں آمین۔

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 290-291)

سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔ مہمانوں کی خدمت کرنی چاہئے کہ ایک طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور اس مہمان نوازی کا بھی شکریہ ادا ہو جائے کہ اس نے فرمایا ہے کہ دیکھو میں نے تمہارے حق کو قائم کر دیا ہے۔ بلکہ حق سے زائد احسان کی تمہارے بھائیوں کو تعلیم دی ہے۔ میں نے ان سے تمہارے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کے لئے کہا ہے میں نے لوگوں کے اموال میں تمہارا حق رکھ دیا ہے تاکہ تمہیں یہ احساس نہ ہو کہ کوئی ہم پر احسان کر رہا ہے۔ میں نے ان سے تو کہا کہ وہ تم پر احسان کریں یعنی جو تمہارا حق ہے۔ اس سے بھی زائد دیں اور تمہارے لئے اس خدمت کو حق کہہ دیا تاکہ تمہاری عزت نفس محفوظ رہے کہ جب کوئی مہمان کسی کے پاس جاتا ہے۔ اور وہ اس کی خدمت کرتا ہے تو یہ خدمت اس مہمان کا حق ہے۔ جو وہ وصول کر رہا ہے۔ وہ اس سے خیرات نہیں مانگ رہا یعنی مال خرچ کرنے والے کے مال کا جو حصّہ مہمان پر خرچ ہو رہا ہے۔ وہ خرچ کرنے والے کا حق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے وہ مہمان کا حق ہے اور مہمان کا حق اس کو دے دو۔

(خطبات ناصر جلد دوم صہ 446)

ہمارے موجودہ امام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

قرآن کریم نے ہمیں یہ سنہری اصول بتایا کہ یہ مہمان نوازی خدمت کا جذبہ اور جوش اس وقت پیدا ہوگا جب تم دلوں میں محبت پیدا کرو گے اور جب یہ محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے گی۔ تو پھر تم اپنے آرام پر، اپنی ضروریات پر، اپنی خواہشات پر ان دور سے آنے والوں کی ضروریات کو مقدم کرو گے اور ان کو فوقیت دو گے اور اگر اس جذبے کے تحت خدمت کرو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم فلاح پا گئے۔ تم کامیاب ہوگئے اور خاص طور پر ان مہمانوں کے لئے اپنے ان اعلیٰ جذبات کا اظہار کرو گے جو حضرت اقدس مسیح موعود کے مہمان ہیں۔ تو پھر تم یقیناً اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مستحق ٹھہرو گے۔ مہمان نوازی تو نبیوں اور نبیوں کے ماننے والوں کا ایک خاص شیوہ ہے۔ دیکھیں حضرت ابراہیمؑ نے بھی مہمان نوازی کو دیکھتے ہوئے فوراً اس وقت آنے والوں سے یہ نہیں پوچھا کہ تم کھانا کھاؤ گے یا نہیں۔ ایک بچھڑا ذبح کر دیا اور حضرت خدیجہؓ نے بھی پہلی وحی کے بعد جب آنحضرت ﷺ کو عرض کیا کہ فکر نہ کریں خدا تعالیٰ آپؐ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ میں مہمان نوازی کا وصف بھی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ پس ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم جو آنحضرت ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ آپؐ کے اس اعلیٰ خلق کو اختیار کریں ...... اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے وارث بنیں۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 505-506)

اللہ تعالیٰ ہمیں سیّدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے اس عظیم خلق کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ از صفحہ 5: انٹرپول

میں مدد دیتی ہے اور ان کے مالی اثاثوں پر نظر رکھتی ہے۔ انسداد دہشت گردی کے خلاف اس نے ماضی میں بھی متعدد اقدامات کیے اور 13 قراردادیں مختلف اوقات میں مختلف ممالک میں منظور کروا چکی ہے تاہم 1987ء میں باقاعدہ طور پر دہشت گردی کے خاتمے کے حوالے سے ایک شاخ بنائی گئی۔ دہشت گردی کے خاتمے کے ساتھ انٹرپول اپنے زیادہ تر وسائل عالمی سطح پر ہونے والی منشیات کی اسمگلنگ، نشہ آور ادویات، ہیروئن اور کوکین وغیرہ کی نقل و حمل روکنے کے لئے استعمال کرتی ہے۔ اس حوالے سے انٹرپول نے باقاعدہ طور پر ایک علیحدہ شاخ بنائی ہے، جس کا سربراہ ڈرگ کنٹرول ڈائریکٹر ہوتا ہے، جو نہ صرف خود بلکہ اقوام متحدہ اور دیگر عالمی اداروں کے ساتھ مل کر فعال کردار ادا کرتا ہے۔

اقتصادی شعبے میں ہونے والے جرائم مثلاً چوری فراڈ اور کالا دھندہ کرنے والے عالمی مجرموں کی نشاندہی کرنا بھی انٹرپول کا ایک اہم فریضہ ہے۔ انٹرپول کے سیکرٹری جنرل کے مطابق گاڑیوں کی چوری عالمی سطح پر بہت منافع بخش کاروبار ہے اور وسیع اور منظّم پیمانے پر ایک مخصوص مافیا اس جرم میں ملوث ہے۔ انٹرپول کے اندازے کے مطابق تقریباً 30 لاکھ گاڑیاں ہر سال مختلف ممالک میں چوری ہوتی ہیں جن کی مالیت 21 ارب ڈالر سے زائد ہوتی ہے۔ یہ گاڑیاں منظّم طریقے سے ایک ملک سے دوسرے ملک اسمگل ہوتی ہیں۔

انٹرپول اپنے اختیارات اور فرائض کے ضمن میں دیگر عالمی اداروں کے ساتھ بھی گہرا رابطہ رکھتا ہے اور ان کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ انٹرپول اگرچہ اقوام متحدہ کا ادارہ نہیں ہے تاہم 1945ء کے بعد سے یہ اقوام متحدہ کے ساتھ، بالخصوص اس کے ادارے معاشی سماجی کونسل کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور سماجی اور معاشی جرائم کے تدارک کے لئے معلومات کا تبادلہ بھی کرتا ہے۔ 1971ء میں معاشی و سماجی کونسل کے ساتھ اس کا خصوصی معاہدہ ہوا اور تعلقات کو مزید مستحکم و مضبوط بنیادوں پر استوار کیا گیا۔

1996ء میں انٹرپول کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں مبصر کی حیثیت دی گئی۔ اس کے علاوہ انٹرپول اقوام متحدہ کے بین الاقوامی منشیات کے کنٹرول کے پروگرام سے بھی رابطہ رکھتا ہے اور معلومات کا تبادلہ کرتا رہتا ہے۔ انٹرپول کا اگرچہ غیر رکن ممالک کے ساتھ واضح طور پر کوئی رابطہ نہیں ہوتا، تاہم باہمی مفادات کے پیش نظر غیر رکن ممالک اور انٹرپول بعض معاملات میں بعض مواقع پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔ لیکن دونوں پر کوئی قانونی پابندی عائد نہیں ہوتی۔

انٹرپول: جرائم کی روک تھام کا عالمی ادارہ

پس منظر

اجتماعیت کی دیرینہ خواہش کے باعث بیسویں صدی میں متعدد عالمی ادارے قائم ہوئے۔ ان میں سے ایک اہم ادارہ ''انٹرپول'' یا ''بین الاقوامی پولیس'' بھی ہے۔ انٹرپول کے بارے میں تفصیلات جاننے کے لئے اس کے اختیارات، فرائض، ساخت طریقہ کار اور دائرہ کار کا تفصیلی جائزہ لینا ناگزیر ہے، جرائم کے خاتمے کے لئے مشترکہ کوششوں کے بارے میں نظریات اگرچہ کافی پرانے ہیں مگر باقاعدہ طور پر مشترکہ کوششوں کا آغاز 1921ء میں ہوا جب دنیا کے 24 ممالک کے پولیس افسران اور ماہرین قانون اس امر پر متفق ہوئے کہ عالمی سطح پر ایک ایسی تنظیم قائم کی جائے جس کا مقصد تنظیم کے رکن ممالک میں ہونے والے جرائم کا باقاعدہ طور پر ریکارڈ مرتب کرکے ان کے سدباب کے لئے اقدامات کرنا ہو۔ اس ضمن میں اس بات سے بھی اتفاق کیا گیا کہ آپس میں تمام ممالک کے درمیان تعاون کی فضا پیدا کی جائے تاکہ نہ صرف رکن ممالک میں جرائم کی مشترکہ طور پر روک تھام کی جا سکے بلکہ تنظیم کا دائرہ کار غیر رکن ممالک تک بھی پھیلایا جائے۔ چنانچہ 24 ممالک کے نمائندوں نے ان مقاصد کے حصول کے لئے ایک چھوٹے سے ملک مناکو میں ایک کانفرنس کا انعقاد کیا اور طویل مذاکرات کے بعد ایک تنظیم ''انٹرنیشنل کرمنل پولیس آرگنائزیشن'' (ICPO) کے قیام کی منظوری دی جو آج مختصراً انٹرپول یا بین الاقوامی پولیس کے نام سے جانی جاتی ہے۔ مناکو اس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔

اراکین

انٹرپول کے ارکان کی تعداد 1921ء میں 24 تھی، لیکن آج یہ تعداد 179 تک پہنچ چکی ہے۔ اس کے علاوہ یہ تنظیم 11 علاقہ جات کو بھی کنٹرول کرتی ہے۔ اس کے رکن ممالک دنیا کے تمام براعظموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ تاہم سب سے زیادہ تعداد براعظم افریقہ سے تعلق رکھتی ہے، جس کے ارکان کی تعداد 53 ہے۔ یورپی ممالک کی تعداد 45، ایشیائی ممالک کی 39 اور جنوبی، شمالی اور وسطی امریکا سے تعلق رکھنے والے رکن ممالک کی مجموعی تعداد 35 ہے۔ براعظم آسٹریلیا اور اس سے ملحق دیگر جزائر سے تعلق رکھنے والے رکن ممالک کی تعداد 7 کے قریب ہے۔

دنیا کے کئی اہم ممالک مثلاً تائیوان، شمالی کوریا، افغانستان، بھوٹان، تاجکستان اور ترکمانستان انٹرپول کے باقاعدہ رکن نہیں ہیں۔ تنظیم کے دروازے دنیا کے تمام ممالک پر کھلے ہوئے ہیں۔ کوئی بھی ملک اس کا رکن بن سکتا ہے۔ رکنیت کا امیدوار ملک باقاعدہ طور پر درخواست سیکریٹری جنرل کو دیتا ہے، جسے اگر جنرل اسمبلی کے کل ارکان کی دو تہائی (66 فی صد) اکثریت منظور کرلے تو وہ ملک تنظیم کا باقاعدہ رکن بن جاتا ہے۔ رکن ملک کو تنظیم کے قوانین اور آئین کی مکمل طور پر پاسداری کرنی ہوتی ہے۔ اگر کوئی ملک تنظیم کے دستور سے انحراف کرے تو اس کی رکنیت معطل بھی ہوسکتی ہے۔ یوگوسلاویہ کی رکنیت کو اسی بناء پر معطل کیا گیا تھا۔ تاہم حال ہی میں یوگوسلاویہ نے انٹرپول میں دوبارہ شمولیت اختیار کرلی ہے۔ تنظیم میں تمام رکن ممالک کو آبادی، علاقے، وسائل یا مالیات سے قطع نظر مکمل طور پر مساوی حقوق حاصل ہیں۔

انٹرپول ایک خودمختار عالمی ادارہ ہے اس کا اپنا باقاعدہ طور پر ایک تحریری آئین ہے جو 50 دفعات پر مشتمل ہے۔

تنظیم کے اہم ادارے

تنظیم کے تین اہم اور بنیادی ادارے ہیں۔

1۔ جنرل اسمبلی
2۔ ایگزیکٹو کمیٹی
3۔ سیکریٹریٹ

ان اداروں کا بنیادی کام فیصلہ سازی، فیصلوں کا نفاذ اور انٹرپول کے انتظامی معاملات کو کنٹرول کرنا ہے۔ ان اداروں کے علاوہ ہر رکن ملک میں قائم قومی سطح کے جرائم کے بیورو این سی بی (نیشنل سینٹرل بیورو) بھی اس کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔

جنرل اسمبلی انٹرپول کا سب سے بڑا اور بنیادی ادارہ ہے۔ جس میں تمام رکن ممالک شامل ہوتے ہیں۔ اسمبلی کا اجلاس ہر سال باقاعدگی سے ایک مرتبہ ہوتا ہے۔

جنرل اسمبلی کے اجلاس میں زیادہ تر فیصلے سادہ اکثریت (51 فی صد) سے ہوتے ہیں۔ تاہم بعض اہم امور کے بارے میں فیصلوں کیلئے دو تہائی (2/3) اکثریت لازمی ہوتی ہے۔ آبادی وسائل اور جغرافیے سے قطع نظر، تنظیم کی رکن ہر ریاست کا ایک ووٹ اور تمام رکن ممالک کے مساوی حقوق ہیں۔

انٹرپول کا دوسرا اہم ادارہ ایگزیکٹو کمیٹی ہے۔ جنرل اسمبلی کی طرح اس ادارے کے رکن تمام ممالک نہیں ہوتے۔ اس کے ارکان کی تعداد 13 ہے، جو ایک صدر، تین نائب صدر اور 9 نمائندوں پر مشتمل ہے۔ ان ارکان کو جغرافیائی تقسیم کی بنیاد پر نمائندگی دی جاتی ہے۔ صدر اور نائب صدر الگ الگ براعظموں سے ہوتے ہیں۔ ایگزیکٹو کمیٹی کے صدر کا انتخاب 4 سال کے لئے جنرل اسمبلی کرتی ہے۔ نائب صدور اور دیگر 9 نمائندوں کی میعاد تین سال ہوتی ہے۔ تنظیم کے موجودہ صدر Jesus Espigaras ہیں، جن کا تعلق سپین سے ہے۔

جنرل اسمبلی اور ایگزیکٹو کمیٹی سنبھالنے کی ذمے داری سیکریٹریٹ کی ہوتی ہے۔ سیکریٹریٹ ایک مستقل انتظامی اور تکنیکی ادارہ ہے۔ جس کا سربراہ سیکریٹری جنرل ہوتا ہے۔ سیکریٹری جنرل کا تقرر جنرل اسمبلی اور ایگزیکٹو کمیٹی دونوں مل کر پانچ سال کے عرصے کے لئے کرتے ہیں۔ سیکریٹری جنرل اپنے معاملات اور فرائض کے حوالے سے جنرل اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔ سیکرٹری جنرل کو اعلیٰ پیشہ ورانہ مہارت اور تجربے کی بنیاد پر منتخب کیا جاتا ہے۔ موجودہ سیکریٹری جنرل رونلڈ کے نوبل ہیں۔

سیکریٹریٹ کا عملہ دنیا کے تمام ممالک کے افراد پر مشتمل ہوتا ہے اور اسے دنیا بھر کے ماہرین کی خدمات حاصل ہوتی ہیں۔ انٹرپول کے ملازمین عالمی سول سروس کے ملازم کی حیثیت سے اس ادارے کیلئے کام کرتے ہیں۔

سیکریٹریٹ میں جنرل سیکریٹری کے علاوہ پانچ ڈائریکٹر بھی ہوتے ہیں جو مالیات اور جرائم کی تفتیش کے حوالے سے مختلف امور کے سربراہ ہوتے ہیں۔ یہ ڈائریکٹر اپنے فرائض کے ضمن میں سیکریٹری جنرل کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں۔

انٹرپول اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے اعلیٰ درجے کے ماہرین کی صلاحیتوں سے بھی استفادہ کرتی ہے، جنہیں ایگزیکٹو کمیٹی 3 سال کیلئے منتخب کرتی ہے۔ انتظامی سہولت کے لئے چاروں براعظموں، افریقہ، ایشیاء، یورپ اور امریکا میں الگ الگ انٹرپول کے ادارے بنائے گئے ہیں۔ جن کا ہر سال ایک مرتبہ اجلاس ہوتا ہے۔ تنظیم کے اخراجات کو رکن ممالک پورا کرتے ہیں۔ 1999ء کے اعداد وشمار کے مطابق اس کا سالانہ بجٹ 161 ملین فرنچ مارک تھا۔ ہر ملک کو ایک متعین رقم ہر سال دینی پڑتی ہے۔

انٹرپول اپنے دائرہ ساعت اور دائرہ کار کے حوالے سے مختلف نوعیت کے اختیارات رکھتا ہے اور مختلف فرائض انجام دیتا ہے۔ اپنے اختیارات کے استعمال کے سلسلے میں انٹرپول اس امر کا خاص طور پر خیال رکھتا ہے کہ وہ اپنے منشور سے انحراف نہ کرے اور نہ ہی کسی ملک کے داخلی معاملات میں بے جا مداخلت کرے۔ انٹرپول کو ہر ملک کے اقتدار اعلیٰ، سالمیت اور داخلی سلامتی کا احترام کرنا ہوتا ہے۔

اختیارات وفرائض

انٹرپول درج ذیل فرائض انجام دیتا ہے۔

1۔ بین الاقوامی سطح پر ہونے والے جرائم کی روک تھام کرنا۔

2۔ عالمی جرائم کے ضمن میں رکن ممالک کے مابین تعاون کی فضا پیدا کرنا۔

3۔ رکن ممالک کے درمیان معلومات اور اعداد وشمار کا تبادلہ کرنا۔

4۔ عالمی سطح پر دہشت گردی کا تدارک کرنا اور اس میں ملوث افراد کی نشان دہی کرکے انہیں متعلقہ ملک کے حوالے کرنا یا انصاف کے کٹہرے میں لانا۔ مشتبہ افراد کو پکڑنا اور ان کے خلاف ریڈ وارنٹ (عالمی گرفتاری کا اجازت نامہ) جاری کرنا، رکن ممالک میں آپس میں تحویل مجرمین کے معاہدے پر عمل درآمد کرانا۔

5۔ منشیات اور نشہ آور ادویات کی اسمگلنگ کو روکنا۔

6۔ بچوں اور خواتین کے ساتھ ہونے والی جنسی اور جسمانی زیادتی کے تدارک کے لئے اقدامات کرنا۔

اقتصادی جرم مثلاً فراڈ، بلیک منی (سیاہ دھن) چوری بالخصوص کاروں کی چوری کی روک تھام کرنا، ثقافتی جرائم مثلاً تاریخی نوادرات کی چوری اور اسمگلنگ کو روکنا اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ضمن میں ہونے والے جرائم کی نشان دہی کرنا۔

11 ستمبر کے واقعہ کے بعد انٹرپول نے فوری طور پر خصوصی ٹاسک فورس قائم کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا جس کے پاس سفری دستاویزات کی جانچ پڑتال اور اعداد وشمار کا مکمل طور پر ریکارڈ ہو گا۔ انٹرپول نے امریکی تفتیشی ادارے ایف بی آئی کے ساتھ مکمل تعاون کرنے پر اتفاق کیا۔ انٹرپول نے ایف بی آئی اور امریکی وزارت انصاف کی جانب سے قرار دیے گئے 22 مبینہ دہشت گردوں کے خلاف ریڈ وارنٹ جاری کئے، ان کے نام اور تمام حاصل شدہ کوائف کو انٹرنیٹ پر پیش کیا اور تمام رکن ممالک کو بھی اس سے آگاہ کر دیا گیا۔ انٹرپول نے اس ضمن میں 55 ریڈ وارنٹ جاری کئے تھے۔

انٹرپول نے انسداد دہشت گردی کے ضمن میں تمام رکن ممالک پر زور دیا کہ وہ ان مبینہ مجرموں کو پکڑنے کے سلسلے میں اس کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔

انٹرپول دہشت گرد تنظیموں اور گروہوں کے بارے میں مکمل معلومات کا تبادلہ کرتی اور مختلف دہشت گرد تنظیموں کے نیٹ ورک توڑنے

باقی صفحہ 4 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 118267 میں Most Fajira Romman

زوجہ Abdul wahab قوم ...... پیشہ سرکاری ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن North Babanipur ضلع وملک bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-07-2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Agr. Land 0.099ACR North Ghabanipur Taka180000, 2:Haq Mehr Taka30000, 3:Jewellery Gold 13.122Gram Taka50625۔ اس وقت مجھے مبلغ 7035taka ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Most Fajira Romman۔ گواہ شد نمبر1 Md. Zahed Ali S/O Hafez Md. Sekander Ali۔ گواہ شد نمبر2 Rashed Ahmed Khadem S/O jala Uddin Khadem۔

مسل نمبر 118268 میں Mahbubar Rahman

ولد Md. Abdul Kader قوم ...... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dhaka ضلع وملک Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-02-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 34000Taka ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mahbubar Rahman۔ گواہ شد نمبر1 Shafiqul Hakim S/O Abdul Hakim۔ گواہ شد نمبر2 Khurshid Alam S/O Ismail Hossein۔

مسل نمبر 118269 میں Nasima Masum

زوجہ Mohoshin Ahmad قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ghatura ضلع وملک Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-07-2008 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Haq Mehr Taka55000, 2:jewellery Gold3Tola Taka90000, 3:Cash Taka 60000۔ اس وقت مجھے مبلغ 4000 Taka ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Nasima Masum۔ گواہ شد نمبر1 Moshrof Hossain S/O A. Ghafur۔ گواہ شد نمبر2 Shohel Mahmud S/O Pir Mahmud۔

مسل نمبر 118270 میں Tanzim Ahmad Hazari

بنت Rahim Ahmed Hazari قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ghatura ضلع وملک Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-07-2008 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 310Taka ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Tanzim Ahmad hazari۔ گواہ شد نمبر1 Rahim Ahmad Hazari S/O Abdul Zaher Hazari۔ گواہ شد نمبر2 Tahmid Ahmad Hazari S/O Rahim Ahmad Hazari۔

مسل نمبر 118271 میں Touwhid Mia

ولد Abdul Jalil قوم ...... پیشہ زراعت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ghatura ضلع وملک Gangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-07-2008 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Land 0.0100Acr Taka 40000, 2:Land 0.0933Acr Taka 460000, 3:Land 0.4500Acr Taka 450000, 4:Cash Taka 20000۔ اس وقت مجھے مبلغ 4000Taka ماہوار بصورت Agricul مل رہے ہیں اور مبلغ 12000Taka سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Touwhid Mia۔ گواہ شد نمبر1 Abdul Kashem Hazari S/O Abdul Zaher Hazari۔ گواہ شد نمبر2 Mokbul Ahmad S/O Abdul Jalil۔

مسل نمبر 118272 میں Sahnaj Begum

زوجہ S.M. Anowar قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ghtura ضلع وملک Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-07-2010 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Jewellery Taka50000, 2:Haq Mehr Taka70000۔ اس وقت مجھے مبلغ 6000Taka ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Sahnaj Begum۔ گواہ شد نمبر1 S.M. Anwar S/O S.M. Karimullah۔ گواہ شد نمبر2 S.M. Ibrahim S/O S.M. Hobib Ullah۔

مسل نمبر 118273 میں Anwara Begum

زوجہ Md. Hamaidullah Sikder قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Rangpur ضلع وملک Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-07-2008 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Agr. Land 0.25Acr Rangpur Taka......, 2:Jewellery Gold 34.992Gram Taka 120000, 3:Haq Mehr Taka 10000۔ اس وقت مجھے مبلغ 500Taka ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Anwara Begum۔ گواہ شد نمبر1 Md. Abdur Rashid S/O Md. Nurudin۔ گواہ شد نمبر2 Md. Hamidullah Sikder S/O Habib Ullah۔

مسل نمبر 118274 میں Shiraz Ahmad

ولد Shamsul Haque قوم ...... پیشہ وکیل عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Rangpur ضلع وملک Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-01-2013 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Agr.Land 0.72Acr Rangpur Taka 400000۔ اس وقت مجھے مبلغ 6000Taka ماہوار بصورت Lawyer مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Shiraz Ahmad۔ گواہ شد نمبر1 Md. Abdur Rashid S/O Md. Nurun Nabi۔ گواہ شد نمبر2 Mahbubul Islam S/O A. Salam۔

مسل نمبر 118275 میں Md. Atiar Rahman

ولد Nur Box Bapary قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 53 سال بیعت 1993 ساکن Raghunath Purbag ضلع وملک Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-07-2010 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Homestead Land 0.0825Acr Jessore Taka300000, 2:Domestic Animals Taka 4000۔ اس وقت مجھے مبلغ 2500Taka ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Md. Atiar Rahman۔ گواہ شد نمبر1 Zahid Hasan S/O Abu Bakar۔ گواہ شد نمبر2 Lutfon Rahman S/O Ramiz Uddin Afrad۔

مسل نمبر 118276 میں Sarifa Begum

زوجہ Md. Mahtab Uddin قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dhonda ضلع وملک Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-07-2010 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1: Agr. Land 0.37Acr Rampur Taka220000, 2:Goat5 Taka 25000۔ اس وقت مجھے مبلغ 400Taka ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Sarifa Begum۔ گواہ شد نمبر1 Mahtab Uddin S/O Hakim Uddin Shah۔ گواہ شد نمبر2 Maruf Ahmed S/O Mahtab uddin۔

مسل نمبر 118277 میں Saleh Ahmed

ولد Mahtab Uddin قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dohanda ضلع وملک Bangladjesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-07-2010 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500Taka ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Saleh Ahmed۔ گواہ شد نمبر1 Mahtab Uddin S/O Hakim Ullah Shah۔ گواہ شد نمبر2 Maruf Ahmed S/O Mahtab Uddin۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد احسن بٹ صاحب کارکن نظارت امور عامہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کی بھانجی ایمن قدیر واقفہ نو بنت مکرم عطاء القدیر خان صاحب مقیم یوکے نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزہ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ روحی افشاں صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ تقریب آمین بیت الفضل لندن میں مورخہ 15 فروری 2015ء کو بعد از نماز عصر منعقد ہوئی۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عزیزہ سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سن کر دعا کروائی۔ عزیزہ مکرم محمد افضل بٹ صاحب حال یو ایس اے کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان عزیزان کو قرآنی تعلیم سے منور فرمائے۔ قرآنی علوم کے حقائق اور معارف سمجھائے اور باقاعدگی سے تلاوت کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد یٰسین احمد صاحب مربی سلسلہ وکیل والا ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

ہماری جماعت کی ایک بچی سفیانہ عابد بنت مکرم عابد علی صاحب نے بعمر 11 سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزہ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار اور مکرم مبارک علی صاحب کو حاصل ہوئی۔ مورخہ 28 جنوری 2015ء کو تقریب آمین کے موقع پر خاکسار نے عزیزہ سے قرآن کریم کے بعض حصے سنے اور مکرم صدر صاحب نے دعا کروائی۔ عزیزہ اس وقت قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ رہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد سیفی صاحب نائب قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ عقیلہ ادریس صاحبہ جرمنی دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم مغفور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم منور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ ٹوگو کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 18 جنوری 2015ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے سارہ قمر نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مشتاق احمد صاحب دارالیمن ربوہ کی نواسی اور مکرم چوہدری مظفر الدین بنگالی صاحب مرحوم کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ فائقہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم لیفٹیننٹ کرنل مشہود احمد صاحب راولپنڈی تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بھائی مکرم محسن بلال عامر صاحب و بھابھی مکرمہ ثوبیہ عامر صاحبہ کو مورخہ 7 فروری 2015ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ بچے کا نام سعد منصور احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری شرف الدین صاحب دارپوری مرحوم رلیو کے ضلع سیالکوٹ کی نسل سے، مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب دارپوری صدر جماعت رلیو کے ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب آف ساہیوال کا نواسا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی بابرکت زندگی عطا فرمائے۔ نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم جاوید اقبال صاحب سیکیورٹی گارڈ ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سمدھی مکرم ماسٹر بشیر احمد عابد صاحب آف گوجرانوالہ حال ربوہ مورخہ 13 فروری 2015ء کو بعمر 72 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ شہید گوجرانوالہ کے بھائی تھے۔ اسی روز بیت المبارک میں بعد نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد دعا مکرم امیر صاحب ضلع گوجرانوالہ نے کروائی۔ محترم بشیر احمد صاحب مرحوم مخلص احمدی اور نیک دل انسان تھے۔ سروس کے دوران احمدیت کی وجہ سے بہت مشکلات کا سامنا کیا۔ مگر احمدیت سے پیچھے نہیں ہٹے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ سانحہ گوجرانوالہ کے بعد آپ علیل ہو گئے تھے اور اسی علالت میں آپ کی وفات ہو گئی۔ مرحوم نے لواحقین میں بیوہ مکرمہ حفیظہ بی بی صاحبہ اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے، ان کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم راجہ محمد اکبر اقبال صاحب کارکن دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں

خاکسار عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ پتے کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں متوقع ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ بعد کی تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت و عافیت والی درازی عمر سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محسن شہزاد صاحب معلم سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم منیر احمد صاحب سہوترا ولد مکرم رحمت علی صاحب ساکن چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا مورخہ 26 جنوری 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ بوقت وفات آپ کی عمر 63 سال تھی۔ مرحوم کی نماز جنازہ اسی روز مقامی معلم صاحب نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد معلم صاحب نے ہی دعا کروائی۔ آپ 1952ء میں پیدا ہوئے تھے اور اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے آپ دو سال سے عارضہ جگر میں مبتلا تھے۔ بیماری کو صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ متوکل انسان تھے جماعتی تحریکات اور مالی قربانی میں شوق سے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے مہمان نواز، ملنسار اور خدمت دین کے شوقین تھے۔ آپ نے سوگواران میں بیوہ محترمہ ارشاد بی بی صاحبہ کے علاوہ دو بیٹیاں مکرمہ شفقت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم مقبول احمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ ساہیوال، مکرمہ رفعت طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم عمر دراز صاحب، مکرم خرم شہزاد صاحب، مکرم مدثر شہزاد صاحب، مکرم فیصل شہزاد صاحب اور خاکسار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ درجات بلند فرمائے اور انہیں جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ورثاء کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

سانحہ ارتحال

مکرم رشید احمد صاحب کارکن دفتر نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ مورخہ 8 فروری 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ 10 فروری کو صبح دس بجے احاطہ صدر انجمن میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ 76 برس کی عمر میں اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ 52 سال قبل میرے عقد میں آئیں۔ اس سارے عرصہ میں انہوں نے میرا انتہائی وفا سے ساتھ دیا اور میرے مفوضہ امور کی سرانجام دہی میں مثالی کردار ادا کیا۔ بہت نیک سیرت اور خیال رکھنے والی تھیں۔ مہمان نواز اور عزیز و اقارب سے محبت سے پیش آتی تھیں۔ میرے آٹھ بچوں کی بہت عمدہ تربیت کی انہیں بہت محبت سے پروان چڑھایا اور دین کے ساتھ وابستہ رکھا۔ چندہ جات کی ادائیگی میں نمایاں اور ہمسایوں کے ساتھ سلوک میں مثالی تھیں۔ عسر ہو کہ یسر ہو ہر حال میں ثبات قدم دکھانے والی بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ مرحومہ کی تعزیت کیلئے آنے والے تمام احباب کا خاکسار تہہ دل سے ممنون ہے۔

سانحہ ارتحال

محترمہ پروفیسر روبینہ طاہر قاضی صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے شوہر مکرم طاہر احمد قاضی صاحب مورخہ 19 جنوری 2015ء کو 70 سال کی عمر میں جناح ہسپتال لاہور میں حرکت قلب بند ہونے کے باعث اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مورخہ 20 جنوری کو آپ کی نماز جنازہ مکرم حافظ مبرور احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم مکرم آرکیٹیکٹ قاضی محمد رفیق صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے اور مکرم چوہدری انعام اللہ صاحب ملتان کے داماد تھے۔ آپ محبت کرنے والے شوہر اور شفیق باپ تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ اور دو بچے محترمہ پروفیسر آمنہ قریشی صاحبہ زوجہ مکرم سلمان حمید قریشی صاحب اور مکرم مصطفیٰ رفیق صاحب چھوڑے ہیں۔ مرحوم مخلص احمدی تھے اور خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہنے والے تھے۔ احباب سے مرحوم کے درجات کی بلندی اور جنت الفردوس میں جگہ عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆............☆............☆☆

مشہور شہر

سان تیاگو (SANTIAGO)

چلی کا صدر مقام اور ملک کا سب سے بڑا شہر

یہ چلی کے وسط میں اینڈز پہاڑوں اور بحر الکاہل کے علاقے میں زرخیز وسطی وادی میں واقع ہے۔ رقبے کے اعتبار سے جنوبی امریکہ کے بڑے شہروں میں اس کا شمار چوتھے نمبر پر ہوتا ہے۔ اہم بندرگاہ والپریزو (VALPARAISO) ہے اس کا فاصلہ 100 کلومیٹر ہے۔

اس کی بنیاد 1541ء میں ہسپانوی کپتان پیڈرو داوالڈیویا (PEDRO DE VALDIVIA) نے ہولن پہاڑی کے دامن میں رکھی اور پھر آہستہ آہستہ یہ ایک بین الاقوامی شہر بن گیا یہاں بڑی بڑی تجارتی عمارات، خوبصورت باغات اور ہرے بھرے کھیت موجود ہیں۔

یہ جنوبی امریکہ کے چند خوبصوت شہروں میں سے ایک ہے۔ شہر کی موجودہ آبادی 55 لاکھ سے زائد نفوس پر مشتمل ہے۔ اس میں میٹروپولیٹن علاقہ بھی شامل ہے۔

آب وہوا:

اس کی آب وہوا خشک ہے۔ یہاں نہ زیادہ سردی اور نہ ہی زیادہ گرمی پڑتی ہے۔ گرمیوں میں شہر کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ اور سردیوں میں 23.50 درجے سنٹی گریڈ ہوتا ہے۔ جون تا اگست زیادہ سردی نہیں پڑتی۔ بارش کی سالانہ اوسط 14 انچ ہے۔

تاریخی اہمیت

اس شہر کو اس وقت تاریخی اہمیت حاصل ہوئی جب 1818ء میں اسے چلی کا صدر مقام بنا دیا گیا بحر الکاہل کی جنگ میں 1879ء میں چلی نے بولیویا اور پیرو سے تانبے کی کانیں حاصل کیں۔ جس سے اس کے عوام خوشحال ہوگئے اور شہر ترقی کی منازل طے کرنے لگا۔ وافر حکومت کی بناء پر حکومت نے یہاں صنعتیں قائم کیں نیز اسے معدنی مرکز بھی بنا دیا گیا۔ دوسری جنگ عظیم میں اتحادیوں کے لئے نہ صرف یہ تانبا فراہم کرتا تھا بلکہ اس نے بم بنانے کے لیے ٹائر ٹیس بھی مہیا کئے۔ شہر کا رقبہ 331 مربع کلومیٹر ہے۔ 1970ء میں سان تیاگو اس وقت ایک اہم سیاسی شہر کی اہمیت اختیار کر گیا جب مارکس صدر سلواڈور آلیندے (SALVADOR ALLENDE) نے یہاں کی صنعتوں کو قومی ملکیت میں لے لیا۔ 1980ء میں یہاں زیر زمین ریلوے چلائی گئی۔

کھیلیں:

یہ مشہور کھیلوں اور تفریح کا بڑا مرکز ہے۔ یہاں سکی انگ، فٹ بال، گھڑ دوڑ اور شکار کے مقابلے منعقد ہوتے ہیں۔ اس کے گردونواح میں سرسبز و شاداب کھیت دل کو ہر وقت لبھاتے رہتے ہیں۔

ہوٹل

سانتیاگو میں انتہائی شاندار ہوٹل ہیں۔ ان میں یورپی اور امریکی طرز کے کھانے پیش کئے جاتے ہیں۔ 375 کمروں پر مشتمل کیریلٹن (CARRERA HILTON) لائق ذکر ہے علاوہ ازیں گرینڈ پیلس، پین امریکن، گریلون (GRILLON) سٹی، ایمپریڈر (EMPERADOR) سانتالوشیا، کینٹ کا شمار بھی فرسٹ کلاس ہوٹلوں میں ہوتا ہے۔

قابل دید مقامات

پلازادآرمس (PLAZA DE ARMAS) ادینڈا برنارڈ او ہگنز (ADVENIDA BERNARDO O HIGGINS) دی میوزیم آف نیچرل ہسٹری، ببلیوٹیکا نیشنل لائبریری (BIBLIOTECA) کا شمار قابل دید مقامات میں ہوتا ہے۔

تعلیمی ترقی:

تعلیمی اعتبار سے یہ شہر بڑا ترقی یافتہ ہے۔ یہاں تین یونیورسٹیاں (قیام 1738، 1888 اور 1947ء) کے علاوہ ہر قسم کی تعلیم کے کالج بھی ہیں۔ یہ یونیورسٹی آف چلی، کیتھولک یونیورسٹی آف چلی اور ٹیکنیکل یونیورسٹی کے ناموں سے مشہور ہیں۔ سان تیاگو کے لوگ ہسپانوی زبان بولتے ہیں تاہم انگریزی، جرمن اور فرانسیسی زبانیں بھی بآسانی سمجھی اور بولی جاتی ہیں۔

مواصلات کا نظام

شہر کا مواصلاتی نظام بہت بہتر ہے۔ بسیں مواصلات کا بہترین ذریعہ ہیں۔ یہاں کرائے بہت سستے ہیں لیکن گاڑیوں میں بہت زیادہ رش ہوتا ہے۔ لہٰذا صاحب ثروت لوگ ٹیکسی ہائر کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ قومی ریلوے کا جال پورے چلی میں پھیلا ہوا ہے۔ اور آپ یہاں سے چلی کے کسی بھی شہر میں جا سکتے ہیں۔ ملک کے شمال اور جنوب میں پین امریکن ہائی ویز شہر کی بہترین شاہراہ موجود ہے۔ اس سے چھوٹی چھوٹی سڑکیں نکلتی ہیں جو کہ اندرون اور بیرون شہر کو جاتی ہیں۔

سانتالوشیاہل ایک تفریحی مقام ہے۔ یہ سطح زمین سے 130 میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔ اس کے اوپر سے پورے شہر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔

اسٹیڈیو (ESTADIO) دی نیشنل سب سے بڑا سٹیڈیم ہے۔ جہاں نشستوں کی تعداد 76 ہزار ہے۔

یہ پھولوں، باغات اور کھمبیوں کا شہر ہے۔ یہ چمڑے، صابن، پلاسٹک، کپڑے، نائٹریٹ، آئیوڈین اور تانبے کی صنعتوں کے لئے چلی بھر میں مشہور ہے۔ یہ شہر چلی کی ذہنی، ثقافتی، سیاسی، تجارتی اور مالی ترقی کا مرکز ہے۔ یہاں کے تھیٹر، عجائب گھر اور لوک روایات اس کی تہذیبی اور ثقافتی زندگی کے آئینہ دار ہیں۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

☆..........☆..........☆

عطیہ خون خدمت بھی عبادت بھی

سیل سیل سیل

تمام گرم ورائٹی پر زبردست حیرت انگیز سیل جاری ہے

بسم اللہ فیبرکس ڈوگر برادرز

چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0300-7716468

SEMINAR STUDY IN CANADA

ALGOMA UNIVERSITY
A Top level Govt. University
www.algoma.ca

SAULT COLLEGE
A top level Govt. College
www.saultcollege.ca

Parents & students are invited to Meet Ms. Joanne Elvy (Int. Officer) & get on Spot admission for Sep. 15 intake. (Come with Documents).
- Credit Transfer facility.
- Scholarships = $5,000 Annually
- Co-Op options (Paid work as a part of study)

Venue & Time

Sialkot	Hotel Taj Palace- 23rd Feb. Monday - 2:30 to 6pm
Lahore	P.C Hotel - Board Room "F" -24th Feb. Tuesday - 2:30 to 7pm
Islamabad	Serena Hotel - "Shigar Board Room" - 2nd March Monday - 3pm to 7pm

EC Education Concern

Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore.
042-35162310/0302-8411770
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype: counseling.educon/

ربوہ میں طلوع وغروب 23۔فروری

طلوع فجر	5:21
طلوع آفتاب	6:41
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:04

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23 فروری 2015ء

6:40 am	گلشن وقف نو ناصرات الاحمدیہ
8:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2015ء
9:55 am	لقاء مع العرب
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2009ء
8:55 pm	راہ ہدیٰ

سیل۔ سیل۔ سیل

لہنگا، ساڑھی اور تمام گرم مردانہ، لیڈیز کپڑے کی ورائٹی پر سیل جاری ہے

ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

0476-213155

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ

جرمن زبان سیکھئے اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔ گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر

فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے

برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ

03336715543, 03007702423, 0476213372

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS

پروپرائٹر: میاں وسیم احمد

فون دکان 6212837
Mob:03007700369

اقصیٰ روڈ ربوہ

تبدیلی ایڈریس

سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ سے وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ منتقل ہو چکی ہے

سروس شوز پوائنٹ

047-6212762
/servisshoespointrabwah

FR-10